نقد و تبصرہ

ملت کا پاسباں

مصنف : پروفیسر کرم حیدری

ناشر : قائداعظم اکادمی۔ ایم۔ اے۔ جناح روڈ کراچی۔

طبع اول :

قیمت : (خاص ایڈیشن) ساٹھ روپے

(عام ایڈیشن) بیس روپے

زیر نظر کتاب اُردو زبان میں قائداعظم محمد علی جناح کی مفصل اور مستند سوانح حیات ہے اور جیسا کہ اکادمی کے ڈائریکٹر نے آغاز میں لکھا ہے اُردو زبان میں قائداعظم کی زندگی پر یہ ایک مبسوط اور بلند پایہ کتاب ہے۔ اس سے پہلے قائداعظم پر صرف چند کتابیں شائع ہوئی ہیں جو ابتدائی طور پر انگریزی میں لکھی گئی ہیں اور اُن کے اُردو ترجمے بعد میں شائع ہوئے ہیں۔ انگریزی میں لکھی جانے والی کتابوں کی حیثیت اپنی جگہ ہے اور یقیناً انگریزی زبان میں قائداعظم پر کتابوں کی ضرورت تھی اور یہ ضرورت اب بھی موجود ہے۔ مگر اُردو میں ترجمے کی حیثیت بہرحال ثانوی ہو جاتی ہے۔ اولاً اُردو میں لکھے جانے کی وجہ سے اس کتاب کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

فاضل مصنف نے قائداعظم پر بہت کام کیا ہے۔ ان کی ایک مختصر سی تصنیف قائداعظم محمد علی جناح شخصیت و کردار ہمارے ادارہ نے بھی شائع کی ہے۔ ان کتابوں کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ انہوں نے تحریک پاکستان کا زمانہ پوری طرح دیکھا ہے اور وہ اس تحریک کے فکری اور ادبی محاذ پر خود بھی کام کرتے رہے ہیں۔ قائداعظم سے ان کی والہانہ محبت ہی ان کے اس عظیم محنت طلب کام کی محرک معلوم ہوتی ہے۔

چار سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل یہ کتاب قائد اعظم کی زندگی کے تمام گوشوں کو نہایت خوبی سے اجاگر کرتی ہے۔ قائد اعظم نے جس تدبر، بصیرت، عزم اور استقلال کے ساتھ مسلمانانِ برصغیر کی قیادت کی اور اپنی سیاسی زندگی کے بیالیس برس کے دوران جس مسلسل محنت سے کام کیا اس کی مثال تاریخ عالم میں بہت کم ملتی ہے۔ تاریخ کے سابقہ ادوار میں بعض سپہ سالاروں نے فتوحات کے ذریعے بڑی بڑی سلطنتیں قائم کی ہیں لیکن موجودہ دور میں فتوحات کے ذریعے کوئی مملکت قائم کرنا ایک مشکل مسئلہ ہے۔ البتہ سیاسی جنگ لڑ کر اپنی قوم کو سامراج کے پنجے سے آزاد کرانا اور ایک آزاد اور خود مختار مملکت قائم کرنا ممکن اور قابل عمل ہے۔ قائد اعظم نے اپنی سیاسی جدوجہد کو اسلامی نظریے کی بنیاد پر قائم کر کے برطانوی سامراج اور برہمنی سامراج دونوں سے برصغیر کے مسلمانوں کو نجات دلا کر ایک نئی مملکت قائم کی جو اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی اور دنیا کی پانچویں بڑی مملکت تھی۔ اس مسلسل جدوجہد کے دوران جس طرح ہماری تاریخ میں اتار چڑھاؤ آئے اور قائد اعظم نے ہر اتار چڑھاؤ کا مقابلہ کر کے قومی جدوجہد کو آگے بڑھایا اور مسلمان قوم کو کامرانی اور شادمانی سے ہمکنار کیا اس کا مفصل بیان ہماری اوّلین قومی ضرورت تھی اور ہمیں خوشی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے یہ ضرورت بڑی حد تک پوری ہو گئی ہے۔ البتہ علم و ادب اور تاریخ و تجسس کے میدان میں کوئی چیز حرف آخر نہیں کہی جا سکتی اور نئے لکھنے والوں کے لئے نئے راستے کھلتے ہیں۔

ملت کا پاسبان بائیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کا پہلا باب قائد اعظم کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور آخری باب قائد اعظم کی وفات پر ختم ہوتا ہے۔ تاہم باقی ابواب میں صرف قائد اعظم کی زندگی کے احوال ہی نہیں ملک کے اندر ابھرنے والی سیاسی تحریکات کا جائزہ بھی ہے۔ فاضل مصنف نے قیام پاکستان اور قائد اعظم کے بارے میں چھپنے والی بیشتر کتابوں اور مقالات کا بغور جائزہ لیا ہے۔ اور ان کی مدد سے قائد اعظم کی زندگی اور سیاسی حالات کے بہاؤ اور پھیلاؤ کی نہایت خوبصورت انداز میں عکاسی کی ہے تاہم انہوں نے دوسرے مصنفین کے بیان کردہ حالات اور واقعات کا تنقیدی جائزہ بھی لیا ہے اور جہاں جہاں بعض متعصب مصنفین نے واقعات کو غلط رنگ دینے کی کوشش کی ہے وہاں وہاں ان کی تحریروں کا

محاکمہ بھی کیا ہے اور دلائل و شواہد سے ایسی تحریروں کی تردید کر کے اُن تاریخی مغالطوں کو دور کیا ہے جو بعض مصنفین نے پیدا کئے ہیں۔

تحریک پاکستان نے قائداعظم کی قیادت میں ایک جرأت آموز اور ولولہ انگیز سیاسی عمل کی صورت اختیار کر لی تھی مگر اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے برصغیر کے مسلمانوں کو کٹھن آزمائشوں اور بے پناہ مصائب سے گزرنا پڑا۔ ان مصائب کی داستان بڑی دردانگیز اور روح فرسا ہے مگر اس کا واضح اور کھلے الفاظ میں بیان کرنا بہت ضروری بھی تھا تاکہ ہماری آئندہ نسلوں پر حقائق پوری طرح منکشف ہو سکیں اور انہیں معلوم ہو کہ پاکستان کوئی تحفہ نہیں بلکہ ایک ایسا حق تھا جسے حاصل کرنے کے لئے ہمارے بزرگوں کو جان و مال اور عزت و آبرو کی لاتعداد اور بے مثال قربانیاں دینا پڑی تھیں اور اگر ہمارے یہ بزرگ تحریک پاکستان میں قربانیاں دینے سے ذرا بھی گھبراتے تو ہماری آزادی اور اسلامی سلطنت کا قیام محال ہوتا۔ "ملت کا پاسباں" کے انیسویں اور بیسویں باب میں ان مظالم کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے جو تقسیم ہند کے وقت اور تقسیم ہند کے بعد مسلمانوں پر روا رکھے گئے۔

کتاب کی کتابت و طباعت معیاری ہے۔ قائداعظم کے بارے میں اس اہم کتاب کے شائع کرنے پر قائداعظم اکادمی یقیناً شکریے اور مبارکباد کی مستحق ہے۔

(محمد میاں صدیقی)